بھینس، بھینسا اور کٹے کی قربانی کا حکم؟ ایک تحقیقی جائزہ

فتویٰ نمبر: 30 تاریخ: 03-05-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بھینس، بھینسا اور کٹے کی قربانی کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الملك الوهاب

شرعی لحاظ سے بھینس، بھینسا اور کٹے کی قربانی جائز ہے اور یہ زمانہ سلف صالحین سے تاحال دنیا بھر میں جاری و ساری ہے اور اس پر آئمہ کرام کا اتفاق ہے۔

مزید تفصیل یہ ہے کہ شرعاً بھینس کا گائے کی ہی نوع میں سے ہونا ثابت ہے تو اس بنیاد پر یہ قرآن سے ثابت ہے کہ علماء نے فرمایا کہ قرآن کے لفظ بقر میں بھینس بھی شامل ہے۔ یونہی بعض صحابہ و تابعین کرام، محدثین عظام اور آئمہ لغت و علمِ حیوان کے ماہرین سے بھی اس کا گائے کی نوع سے ہونا منقول ہے۔

آیات وتفاسیر:

قرآن پاک میں اللہ عزوجل فرماتا ہے: "﴿وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ﴾" ترجمہ: اور ہر امت کے لیے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی کہ اللہ کا نام لیں اس کے دیئے ہوئے بے زبان چوپایوں پر (پارہ نمبر 17، سورۃ الحج، آیت نمبر 34)

اللباب في علوم الكتاب میں ہے: "وقال: «بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ» قيد بالنعم، لأن من البهائم ما ليس من الأنعام كالخيل والبغال والحمير لا يجوز ذبحها في القرابين" ترجمہ: اللہ پاک نے

ارشاد فرمایا کہ "بے زبان چوپایوں" اس میں "نعم" کی قید اس لئے لگائی ہے کہ جو جانور انعام کی قبیل سے نہیں جیسے گھوڑے، خچر اور گدھے، ان کو قربت کے طور پر ذبح کرنا جائز نہیں ہے۔

(اللباب في علوم الكتاب، جلد14، صفحه88، مطبوعه دار الكتب العلميه، بيروت)

التفسیر المنیر للزحیلي میں ہے:"والأنعام: هي الإبل والبقر والغنم، وما يلحق بها من الجاموس "ترجمہ: انعام سے مراد اونٹ، گائے اور بکری ہیں اور جو ان سے حکم میں ملحق ہیں یعنی بھینس بھی شامل ہے۔

(التفسير المنير للزحيلي، 06، صفحه64، مطبوعه دار الفكر، بيروت)

مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں:"علم الحیوانات کا قاعدہ ہے کہ بعض جانوروں کی کئی قسمیں ہوتی ہیں کبھی کبھی انکے اسماء بھی علیحدہ علیحدہ مثلاً بکری، اونٹ وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح بقرہ کا یہ حال ہے کہ قرآن مجید میں صرف اسی کا ذکر ہے لیکن بھینس بھی بقرہ ہے اسے عربی میں جاموس کہتے ہیں چنانچہ غیر مقلدین کے مذہب کی ایجاد سے پہلے کی تصانیف اور کتب دربارہ حیوانات بالخصوص گائے بھینس کو ایک جنس قرار دیا گیا ہے۔

(بھینس کی قربانی، صفحه07، مطبوعه بزم فیضان اویسیه، کراچی)

روایات و اقوال:

الفردوس بمأثور الخطاب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:" الجاموس تجزي عَن سَبْعَة فِي الْأُضْحِية "ترجمہ: بھینس قربانی میں سات کی طرف سے کفایت کرتی ہے۔

(الفردوس بمأثور الخطاب، جلد02، صفحه124، مطبوعه دار الكتب العلميه، بيروت)

مصنف ابن أبي شيبة میں ہے:" عن الحسن أنه كان يقول: (الجواميس) بمنزلة البقر]"

ترجمہ: امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ بھینسیں بھی گائے کے حکم میں ہیں۔

(مصنف ابن أبي شيبة، جلد06، صفحه406، مطبوعه دار الكنوز، رياض)

المدونۃ میں ہے:"وقال سفيان ومالك: إن الجواميس من البقر "ترجمہ: امام سفیان ثوری و

امام مالک نے فرمایا کہ بھینسیں گائے کی قبیل سے ہیں۔

(المدونۃ، جلد 01، صفحہ 355، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

لغات وماہرین علم حیوان:

حیاۃ الحیوان الکبری میں ہے: "حکمه وخواصه: كالبقر "ترجمہ: بھینس کا حکم اور خواص گائے کی طرح ہیں۔(حیاۃ الحیوان الکبری، جلد 01، صفحہ 264، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

البنایۃ شرح الھدایۃ میں ہے: "وذكر صاحب كتاب "الزينة" أن لفظ البقر من البقر، وهو الشق لأنه يبقر الأرض أي يشقها، والبقر جنس، وأنواعه الجاموس " ترجمہ: صاحب کتاب الزینہ نے ذکر کیا ہے کہ لفظِ بقر، بقر سے ہے جس کا معنی چیرنا ہے کیونکہ یہ اسے چیرتی یعنی شق کر دیتی ہے اور گائے یہ ایک جنس ہے اور اس کی انواع میں بھینس شامل ہے۔

(البنایۃ شرح الھدایۃ، جلد 03، صفحہ 324، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

تاج العروس من جواہر القاموس میں ہے: "الجاموس: نوع من البقر "ترجمہ: بھینس یہ گائے کی جنس سے ہے۔ **(تاج العروس، جلد 15، صفحہ 513، مطبوعہ دار الھدایۃ، بیروت)**

کتاب الحیوان میں ہے: "والبقر على قسمين: أحدهما الجواميس إلا ما كان من بقر الوحش "ترجمہ: گائے کی دو قسمیں ہیں ان میں سے ایک بھینس ہے سوائے اس کے جو وحشی گائے ہوتی ہے۔ **(کتاب الحیوان، جلد 03، صفحہ 83، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)**

فقہائے کرام:

الھدایۃ في شرح بدایۃ المبتدي میں ہے: "ويدخل في البقر الجاموس لأنه من جنسه "ترجمہ: گائے میں بھینس بھی داخل ہے؛ کیونکہ یہ بھی اسی کی جنس میں سے ہے۔

(الھدایۃ، جلد 04، صفحہ 359، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے: "قال رحمه الله: (والجاموس كالبقر)؛ لأنه بقر حقيقة إذ هو نوع منه فيتناولهما النصوص الواردة باسم البقر بخلاف ما إذا حلف لا يأكل لحم البقر حيث لا يحنث بأكل لحم الجاموس؛ لأن مبنى الأيمان على العرف، وفي العادة أن أوهام الناس لا تسبق إليه "ترجمہ: ماتن نے کہا کہ بھینس بھی حکم میں گائے کی طرح ہے؛ کیونکہ یہ حقیقۃ گائے ہی ہے کہ یہ اسی کی نوع ہے تو جو نصوص وارد ہوئی ہیں تو وہ اسمِ بقر کے ساتھ دونوں کو شامل ہیں بخلاف اس کے اگر کوئی حلف اٹھائے کہ وہ گائے کا گوشت نہیں کھائے گا تو وہ بھینس کا گوشت کھانے سے حانث نہیں ہو گا؛ کیونکہ قسموں کا اعتبار عرف پر ہوتا ہے اور عام طور پر لوگوں کے نزدیک یہ اس کو شامل نہیں ہوتا۔ **(تبیین الحقائق، جلد 01، صفحہ 263، مطبوعہ المطبعۃ الکبری، بیروت)**

لسان الحکام میں ہے: "الجاموس يجوز فِي الضَّحَايَا والهدايا اسْتِحْسَانًا" ترجمہ: بھینس قربانی وہدی کے طور پر استحسانا جائز ہے۔ **(لسان الحکام، صفحہ 386، مطبوعہ البابی الحلبی، قاهرة)**

البنایۃ شرح الھدایۃ میں ہے: "(ويدخل في البقرة والجاموس؛ لأنه من جنسه) ش: كما في الزكاة فإنه يؤخذ من نصاب الجاموس ما يؤخذ من نصاب البقر، وقال في " خلاصة الفتاوى ": والجاموس يجوز في الهدايا والضحايا استحسانا" ترجمہ: (گائے میں بھینس بھی جائز ہے؛ کیونکہ یہ اسی کی جنس سے ہے) جیسا کہ زکوۃ میں بھینس کا نصاب گائے کے نصاب سے لیا جائے گا اور خلاصہ میں فرمایا کہ بھینس قربانی وہدی کے طور پر استحسانا جائز ہے۔

(البنایۃ شرح الھدایۃ، جلد 12، صفحہ 48، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: "وانما الشان انہم علموا انہا من نوع البقر فتناولہما النص تناولا اولیا من دون حاجة الى الحاق، بہذا علل كما نص عليه فی الہداية والخانية والذرو شرح النقاية للبرجندی ،وفی الجامع الرموز عن جامع المضمرات ومجمع الانہر عن المحيط، وفتح اللہ المعين عن التبيين والبحرالرائق عن الوالوالجية، والہندية عن البدائع۔

وردالمحتار عنها وعن المُغرَب وان اقترحت جليت لک نقولها، فانی لم اثر فی ھذہ الرسالة شیئاالا من الکتب التی منحنی بی فھی عندی فی ملکی ویدی۔۔۔ ثم لا یخفی علی کل ذی حجی مالم یکن اغلظ طبعا من الجوامیس، مابین البقروالجاموس من البون البین صورة ومعنی، یبائن الوضع الوضع، والطبع الطبع، واللحم اللحم، واللبن اللبن، والطعم الطعم، والحمل الحمل، والمزاج المزاج، والاثار الاثار، والافعال الافعال، والخواص الخواص، حتی حکم القیاس انہا نوعان متباینان، وان الجوامیس لا تجوز التضحیة بہا، وانماالاجزأ حکم الاستحسان قال فی الخلاصة ثم الاتقانی فی شرح الہدایة والحلبی فی تکملة لسان الحکام الجاموس یجوز فی الضحایا والہدایا استحساناااھ"

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ علماء کے نزدیک بھینس کا گائے کی ہی نوع میں ہونا ثابت ہوا تو انھوں نے کہا کہ قرآن کا لفظ بقر بھینس کو شامل ہے اس لئے مسئلہ ہذا کے الحاق والے قاعدہ کے سہارے کی بالکل ضرورت نہیں، یہ امور ہدایہ، خانیہ، رمز الحقائق، تکملہ طوری، مستخلص الحقائق، شرح ملا مسکین، طحطاوی علی الدر، شرح نقایہ برجندی، جامع الرموز، جامع المضمرات، مجمع الانہر عن المحیط، فتح اللہ المعین عن التبیین، بحر الرائق۔ والوالجیہ، ہندیہ، عن البدائع، ردالمحتار عن البدائع وعن مغرب منصوص ہیں، ضرورت پر ساری کتابیں پیش کی جاسکتی ہیں، الحمدللہ ساری کتابیں میری ذاتی ہیں۔۔۔ ایک بات یہ بھی قابل غور ہے کہ گائے اور بھینس میں صورۃ اور معنا بناوٹ، طبیعت، گوشت اور دودھ، مزے اور اعمال وآثار میں تباین ظاہری ہے جس کے پیش نظر عقل کا فیصلہ یہی ہے کہ ان دونوں میں تباین نوعی ہے۔ اور بھینس کی قربانی نہ ہونا چاہئے مگر جائز ہے، تو یہ ایک خلاف قیاس حکم ہے۔ خلاصہ اتقانی، حلبی میں:" بھینس کی قربانی استحسانا جائز ہے۔"
(فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ 403-405، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

آئمہ اربعہ وغیرہ:

المجموع شرح المھذب میں ہے:" فشرط المجزئ في الأضحية أن يكون من الأنعام وهي

الإبل والبقر والغنم سواء في ذلك جميع أنواع الإبل من البخاتي والعراب وجميع أنواع البقر من الجواميس والعراب والدربانية وجميع أنواع الغنم من الضأن والمعز وأنواعهما ۔۔۔وسواء الذكر والأنثى من جميع ذلك ولا خلاف في شئ من هذا عندنا "ترجمہ: قربانی میں جواز کی شرط یہ ہے کہ وہ انعام میں سے ہو اور یہ اونٹ، گائے اور بکری ہے تو اس میں اونٹ کی اقسام بخاتی، عراب، اور گائے کی بھی تمام اقسام بھینس عراب و دربانیہ اور بکری کی اقسام بھیڑ و دنبہ اور ان کی تمام انواع شامل ہیں اور اس میں مذکر و مؤنث دونوں برابر حکم رکھتے ہیں اور ہمارے ہاں اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

(المجموع شرح المہذب، جلد08، صفحہ393، مطبوعہ دارۃ الطباعۃ المنیریۃ،، قاھرۃ)

الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ میں ہے:" (الشرط الأول) وهو متفق عليه بين المذاهب: أن تكون من الأنعام، وهي الإبل عرابا كانت أو بخاتي، والبقرة الأهلية ومنها الجواميس" ترجمہ: قربانی کی پہلی شرط جس پر تمام مذاہب کا اتفاق ہے کہ وہ جانور انعام میں سے ہو اور یہ اونٹ چاہے عراب ہو یا بخاتی اور پالتو گائے اور بھینس بھی اسی کی قبیل سے ہے۔

(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، جلد05، صفحہ81، مطبوعہ دار السلاسل،، الکویت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

علمائے دار الافتاء افکارِ رضا